

سنیت

اور

رضا خان فیض

ناشر

سنی حنفی فیڈریشن دہلی

قارئین: آپکو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ سنیت کے خلاف دو محاذ قائم ہوئے، ایک نے عشق خدا کے ڈھنڈورے پر کام کیا اور دوسرے نے عشق رسول کے پروپیگنڈے پر کام کیا اور دونوں نے آپس میں کام تقسیم کر لیا۔ اور دونوں نے اپنے اپنے محاذوں سے سنیت کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا۔ عشق خدا کے ڈھنڈورے کیوں کو پہلی فرصت میں ایمان والوں نے پہچان لیا اور انہیں مکھی کی طرح نکال کر پھینک دیا۔ لیکن عشق رسول کے مصنوعی پروپیگنڈیوں نے اپنے آپکو ایسے رخ سے پیش کیا کہ عام ایمان والے نہ سمجھ سکے اور اسماعیل دہلوی کے خفیہ حمایتی کو اپنا پیشوا سمجھنے لگے۔ بہت سے خانقاہی ایمان والوں نے اس مصنوعی عاشق رسول کو پہچان لیا اور اپنی خانقاہوں میں پھٹکنے نہ دیا۔

اب یہ مصنوعی عشق رسول کا راز فاش ہو چکا ہے اور پروپیگنڈے کے جھوٹے دبیز پردے نوچ کر پھینک دئے گئے ہیں اور سچائی سامنے آگئی ہے کہ سنیت اور ہے، رضا خانیت اور ہے۔

وہابیت اور رضا خانیت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ ذیل میں اس حقیقت کو حوالوں کی دنیا میں پڑھئے اور عالمی آفاقی پرانی سنیت بلکہ یوں کہیے کہ خانقاہی سنیت جو پوری دنیا میں رائج ہے اس پر قائم رہیے اسی میں دارین کی عافیت ہے۔ سنیت اور رضا خانیت کا فرق حوالوں کی روشنی میں پڑھنے کیلئے ورق الٹئے۔

سنیت

(۱) ۱۸۲۵ء میں تقویۃ الایمان لکھی گئی اور ہندستان میں وہابیت نے جنم لیا۔ اس وقت کے حضرات علماء اہلسنت نے اس کا بھرپور مقابلہ کیا اور امام اہلسنت حضرت علامہ فضل چشتی خیر آبادی نے تحقیق الفتویٰ لکھکر اسماعیل دہلوی کی تکفیر فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ اسماعیل دہلوی کافر ہے جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے حضرت علامہ فضل حق چشتی خیر آبادی کے فتوے پر ہندستان کے اٹھارہ جلیل القدر علماء کرام و مفتیان عظام نے تصدیقات فرمائیں۔ قائد اہلسنت حضرت علامہ فضل رسول قادری بدایونی نے ”فوز المہین“ لکھکر اسماعیل دہلوی کی تکفیر کی۔ حضرات علماء اہلسنت نے دہلی کی جامع مسجد میں اسماعیل دہلوی سے مناظرہ فرما کر اسے شکست فاش دیکر بھگادیا۔ حضرات علماء حرمین طہیین نے تقویۃ الایمان اور اسماعیل دہلوی کی تکفیر فرمائی۔

اس وقت نہ بریلوی جی کا وجود تھا اور نہ اس کے والد ماجد کا۔ قادری چشتی اور مکے شریف و مدینہ شریف کے سنی مفتیان کرام نے دہلوی کی تکفیر کی۔ یہ سارے کام ۱۸۲۵ء میں انجام پائے۔ ۱۸۳۱ء میں سرحدی پٹھانوں نے اسماعیل دہلوی کو ٹھکانے لگا دیا اور اس کی لاش تک کا پتہ نہ دیا، دبا دیا کہ جلا دیا یا بہا دیا یا چیل کوؤں کو کھلا دیا۔ یہ تمام حقائق پڑھنے کیلئے آپ پڑھیں ”تقدیم براطیب البیان صفحہ ۹۴ تا ۱۰۲۔ مطبوعہ مکتبہ نعیمیہ دہلی: ناشر رضا اکیڈمی ممبئی ۲۰۰۰ء۔“

لیکن بریلوی جی نے اسماعیل دہلوی کے کافر نہ کہنے کو اپنا مذہب و مسلک بتایا ہے، لہذا یہ مسلک کفر ہوا اور اس کا نعرہ لگانا بھی حضرات علماء اہلسنت عرب و عجم کے فتوے کے مطابق کفر ہوا۔ ناظرین خوب اچھی طرح یاد رکھیں کہ رضا خانی یہ دھوکہ بھی دیتے ہیں کہ اسماعیل دہلوی کی توبہ مشہور ہو گئی تھی اسلئے بریلوی جی نے اس کی تکفیر نہیں کی، یہ کالا جھوٹ

ہے۔ کوئی رضا خانی نہیں دکھا سکتا کہ بریلوی جی نے تشہیرِ توبہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کی۔ تمام سنی مسلمان اسماعیل دہلوی کو کافر جانتے ہیں اور جو اسکے کفریات پر مطلع ہو کر اسکے کافر ہونے میں شک کرے اسے بھی کافر جانتے ہیں۔

رضا خانیت

۱۸۵۶ھ میں بریلوی جی پیدا ہوئے۔ گویا کہ اسماعیل دہلوی کی تکفیر کے اکتیس (۳۱) سال کے بعد بریلوی جی پیدا ہوئے اور دہلوی کے قتل ہونے کے پچیس (۲۵) سال کے بعد۔ اور جب ہوش سنبھالا تو تمام زندگی اسماعیل دہلوی کی خفیہ حمایت کا فریضہ انجام دیا اور اسماعیل دہلوی کی حمایت تا دم مرگ جاری رہی۔ اس سچائی کو حوالوں کی دنیا میں آکر پڑھئے۔

(حوالہ نمبر ۱) (تمہید ایمان صفحہ ۴۵) علمائے محتاطین انہیں (اسماعیل

دہلوی کو) کافر نہ کہیں یہی صواب ہے، یہی جواب ہے، اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی اور اسی میں استقامت۔“

(حوالہ نمبر ۲) اللوکیۃ الشہابیہ صفحہ ۷۲، ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار کافر کہنے سے) کف لسان (زبان رد کنا) ماخوذ مختار و مناسب۔“

(حوالہ نمبر ۳) سل السیوف الہندیہ صفحہ ۲۲، ۲۱، ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے۔ جب تک ضعیف سے ضعیف احتمال ملیگا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے۔

(حوالہ نمبر ۴) سلجن السبوح صفحہ ۸۰، اور امام الطاکفہ (اسماعیل دہلوی) کے کفر پر حکم نہیں کرتا۔“

(حوالہ نمبر ۵) السلفو ظ جلد ۱ صفحہ ۷۹، میرا مسلک یہ ہے کہ وہ (اسماعیل دہلوی) یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے تو ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ البتہ غلام احمد، سید احمد، خلیل احمد، رشید احمد، اشرف علی، کے کفر میں جو شک کرے

وہ خود کافر۔

(اس موضوع پر کتاب پڑھئے، دہلوی اور بریلوی جو عنقریب منظر عام پر آنے والی ہے)

سنیت

قرآن کریم اور احادیث کریمہ کی تعلیمات کے مطابق اہل ایمان عزت دار اور شریف ہیں۔ انہیں خدائے بصیر و قدیر نے بڑی شرافت اور عزت ایمانی سے نوازا ہے کہ اپنے محبوب کی امت میں پیدا فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور اللہ ہی کے لئے ہے عزت اور رسول کیلئے اسکے اور ایمان والوں کیلئے۔

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۰)

تو کہا جماعت نے بے ایمانوں کی جوان کے قوم سے تھی نہیں دیکھتے ہم آپکو (حضرت نوح کو) مگر آدمی اپنے جیسا اور نہیں دیکھتے ہم آپکو کہ اتباع کی ہو آپ کی کسی نے سوائے انکے جو ہیں رذیل ہم میں بے سوچے سمجھے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۲۲)

بس تمام ایمان والے بھائی بھائی ہیں۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۸)

بیشک سب سے زیادہ بزرگی والاتم میں کا بارگاہ میں اللہ کی سب سے زیادہ تقوے والا ہے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۸۲)

اے مسلمانو! ہو تم بہترین امت۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۸)

اور تم ہی سر بلند ہو گے اگر ہو تم ایمان والے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۶۴)

حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلوں کے نخوت و غرور کو خاک میں ملانے کیلئے ایک بہت بڑے مجمع کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: "اے قوم قریش اب جاہلیت کا غرور اور خاندانوں کا افتخار خدا نے مٹا دیا۔ تمام لوگ حضرت آدم کی نسل سے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ نہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے اور نہ عجمی کو

عربی پر، نہ کسی گورے کو کالے پر فضیلت ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر سوائے تقوے کی فضیلت کے۔“

تمام سنی مسلمان ایک دوسرے کو بھائی جانتے ہیں اور پوری ملت مسلمہ کو عزت والا شرافت والا جانتے ہیں اور جو مسلمانوں کو ذلیل کہے اسکو ذلیل جانتے ہیں۔ مگر بریلوی جی نے نوے فیصد مسلمانوں کو ذلیل لکھ کر اپنی گندی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کتنے سنی مسلمان مبارکپور میں اس پھوڑ عبارت کو پڑھکر وہابی ہو گئے۔ (اس عنوان پر کتاب پڑھیں، معیار شرافت و رذالت)“

مسئلہ: مومن کو ذلیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو۔ (تفسیر خزائن العرفان شریف پارہ ۹ سورہ شعراء آیت ۱۱۱)

رضا خانیت

بریلوی جی نے نوے فیصد مسلمانوں کو ذلیل لکھا ہے جس سے قرآن کریم اور احادیث کریمہ کا انکار لازم آتا ہے اور پوری ملت مسلمہ کو ذلیل لکھ کر ملت مسلمہ کی توہین کرنا بدترین جرم کیا ہے۔ یہ مسئلہ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم میں لکھا ہے۔ حوالے کی دنیا میں آئیے اور سچائی کو پڑھئے اور اس سے اظہار بیزاری کیجئے جس نے آپ کو ذلیل لکھا ہے۔ پہلے آپ فہرست صفحہ ۲۲ کی عبارتیں پڑھیں پھر بعد میں بریلوی جی کی عبارتیں پڑھئے۔

حوالہ (۱) پیشہ وراپنے ذلیل پیشوں کے ساتھ معروف ہوں اگر یہ عالم ہوں جب بھی شرفاء کے کفو (برابر) نہیں ہو سکتے۔

حوالہ (۲) ہاں ذلیل پیشے والے اگر عالم ہوں جب بھی عارزائل نہیں ہوتی۔

حوالہ (۳) اگر ذلیل پیشہ وروں سے کوئی عالم ہو اور وہ اپنے پیشے کو اتنی مدت سے چھوڑ چکا ہو کہ لوگ اسے بھول گئے ہوں اور قلوب میں اس شخص کی وقعت اور

نگاہوں میں عظمت ہو گئی ہو اب اس سے شرفاء کی بیٹیوں کو عار نہ ہو تو یہ بھی کفو
(برابر) ہو سکے گا۔

حوالہ (۴) سادات کرام کی صاحبزادیاں کسی مغل پٹھان یا غیر قریشی شیخ مثلاً
انصاری کو بھی نہیں پہنچتیں جب تک وہ عالم دین نہ ہوں اگرچہ یہ تو میں شریف
گنی جاتی ہیں۔ مگر سادات کا شرف اعظم و اعلیٰ ہے۔ غیر قریش قریش کا کفو نہیں
ہو سکتا ہے تو رذیل قوم والے معاذ اللہ کیونکر سادات کرام کا کفو ہو سکتے ہیں۔ الیٰ
آخرہ (فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۲۹۳)۔

حوالہ (۵) شیخ کسی خاص قوم کا نام نہیں۔ ہندستان میں مسلمانوں نے تین
قومیں خاص قرار دیں اور انہیں ”سید“ یا ”میر“ اور خان اور بیگ کے خطاب
دئے کہ ان سب لفظوں کے معنی عربی و فارسی و ترکی میں سردار ہیں باقی تمام
شرفاء مثل اولاد امجاد خلفاء کرام و بنی عباس و انصار کو ایک لقب عام دیا شیخ کہ یہ
بھی بمعنی بزرگ ہے۔ ان کے سوا جو قومیں رہ گئیں کہ دنیاوی عرف میں رذیل
سمجھی جاتی ہیں۔ انہوں نے جب دیکھا کہ میر و خان و بیگ تو خاص خاص اقوام
کے لقب ہیں ان میں گنجائش نہیں اور شیخ ایک عام لفظ ہے جس میں باقی سب
داخل تو اسی کو سمائی والا خطاب پا کر سب قوموں نے اپنی بھرتی اسی میں کر دی۔
وہنا جولا ہا جس سے پوچھے اپنے آپ کو شیخ بتائے گا مگر حقیقتاً شیخ کی اصطلاح
صرف انہیں شریف قوموں یعنی صدیقی فاروقی عثمانی علوی جعفری عباسی
انصاری و امثالہم کیلئے ہے الیٰ آخرہ (فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۲۹۴)

حوالہ (۶) مگر یہ بات ضرور ہے کہ اصل طیب میں اخلاق فاضلہ ہوتے ہیں
اور رذیل میں اس کا عکس ہے اسی واسطے عہد ماضی میں سلاطین اسلام رذیلوں کو

ضرورت سے زیادہ علم نہیں پڑھنے دیتے تھے اب دیکھو نائیوں منہاروں نے علم پڑھ کر کیا کیا فتنے پھیلا رکھے ہیں بعض تو سید اور ابن شیر خدا بن بیٹھے۔
(المملو، صفحہ ۹۷ جلد ۲)

سنیت

پوری دنیا کے حضرات صوفیاء کرام و مشائخ عظام پیران طریقت و اولیاء ذوی احترام محافل سماع کا انعقاد کرتے ہیں اور روحانی غذا کا اہتمام فرماتے ہیں۔
اجمیر شریف، کلیر شریف، کچھوچھو شریف، دیوہ شریف، مارہرہ شریف، پھپھوند شریف، بریلی شریف کی خانقاہیں اسکی گواہ ہیں۔ یہ محافل سماع ایسی محافل ہیں کہ ان میں اخلاص کیساتھ شریک ہونے والا کبھی بد عقیدہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے سنیوں کے مشہور حضرات علماء کرام نے محافل سماع میں شرکت فرمائی ہے جیسے شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم سرکار اشرفی میاں کچھوچھوی، عارف باللہ حضرت الحاج حافظ سید وارث علی شاہ دیوہ شریف، مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند کچھوچھو شریف، امام اہلسنت حضور سرکار کلاں کچھوچھو شریف، عارف یگانہ حضرت علامہ سید اکبر علی صاحب پھپھوند شریف، ولی کامل حضرت علامہ قاری عبداللطیف صاحب صابری سیکری شریف خلیفہ سیدنا حضور صدر الافاضل مراد آبادی، اور ہزاروں لاکھوں حضرات علمائے اہلسنت و اولیاء اہلسنت نے یہی مروجہ خانقاہی قوالی سنی ہے اور سنوائی ہے اور محافل سماع کا اہتمام فرمایا ہے۔ آج بھی تمام سنی مسلمان قوالی سنتے ہیں اور عشق و عرفان کے مزے لیتے ہیں۔ یہی عالمی سنیت ہے یہی آفاقی سنیت ہے یہی پرانی سنیت ہے۔ سنی مسلمان اسی سنیت پر کار بند ہیں۔

رضا خانیت

بریلوی جی نے محفل سماع کے شرکاء کو کس بے دردی کے ساتھ لہا لہا کی لہا کی لہا میں لاکر

کھڑا کیا ہے اور شیخ نجدی کی روح کو کیسا خوش کیا ہے اور سنیت پر کیسا شب خون مارا ہے اسکی مثال نہیں ملتی۔ اور تمام بزرگوں کی عظمتوں کو سرعام بڑی چالاکی سے نیلام کر ڈالا۔ حوالے کی دنیا میں آئے اور سنی بزرگوں کی ولایت کا قتل عام ملاحظہ فرمائیے کیونکہ کوئی فاسق و فاجر حرام کام کرنے والا اللہ کا ولی نہیں ہو سکتا۔ بریلوی جی نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے۔

حوالہ (۱) ایسی قوالی حرام ہے حاضرین سب گنہگار ہیں ان سب کا گناہ ایسے عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر ہے۔ اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے کے ماتھے، قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر سے گناہ کی کچھ کمی آئے یا اسکے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو، نہیں، بلکہ حاضرین میں سے ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کی برابر جدا اور عرس کرنے والے پر اپنا گناہ الگ اور قوالوں کی برابر جدا اور سب حاضرین کی برابر علیحدہ۔ وجہ یہ کہ سب حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا اور قوالوں نے انہیں سنایا، اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول اور سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے اسلئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے لہذا قوالوں کا بھی گناہ اس بلانے والے پر ہوا الخ (احکام شریعت صفحہ ۶۰)۔

سوال یہ تھا کہ قوالی میں دوسارنگی ایک ڈھول بج رہا تھا اور قوال نعت و مناقب پڑھ رہا تھا تو بریلوی جی نے یہ خوبی فتویٰ دیا ہے اور سارے سنیوں کو اساقی، لہار کی ڈگری سے نوازا ہے۔

سنیت

پوری دنیا کے سنی مسلمان عشرہ محرم شریف میں سیدنا حمزہ و امام عالم علامہ امجدی رحمہما اللہ حضرت

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کو مختلف انداز میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں جسے یزیدیوں نے کبھی برداشت نہیں کیا۔ نئے نئے حلیے بنا کر مختلف چولوں میں یزیدیت کا کام کر رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ محفل ذکر شہادت منع ہے، کوئی کہتا ہے کہ محفل میلاد شریف میں ذکر شہادت حسین منع ہے، کوئی کہتا ہے کہ نذر حسین اور سمیل حسین ناجائز، تو کوئی کھڑے اور شربت کے پیچھے پڑا ہے، اور کوئی تعزیے اور علم کی مخالفت میں سرگرم ہے۔ عاشقان حسینی ان یزیدیوں کی پرواہ کئے بغیر یاد حسین منار ہے ہیں۔ ساری دنیا کے سنی مسلمان ان یزیدیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کئے حسینیت کا کام کر رہے ہیں۔ پورے جوش و خروش اور جذبے کیساتھ تعزیے و علم بنارہے ہیں اٹھارہے ہیں کیونکہ یہ سنیت ہے اور اسی پر بزرگوں کا عمل ہے۔ اور آج بھی تمام خانقاہوں کا یہی مزاج ہے۔ سیدنا حضور تاج الشرفاء شیخ العرب والعجم شبیبہ سیدنا حضور غوث الاعظم حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں مدظلہ النورانی نبیرہ سیدنا حضور اللہ ہومیاں پہلی بھیت شریف نے فرمایا کہ سیدنا حضور اللہ ہومیاں پہلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسل فرما کر نیا لباس پہن کر شہادت میں تعزیوں کی زیارت کو تشریف لیجایا کرتے تھے۔ یہی عمل سیدنا حضور وارث پاک دیوہ شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ اور یہی حضرات مشائخ مکنوہ شریف کا عمل ہے۔

رضا خانیت

تعزیوں کے خلاف اپنی قلبی نفرت کا اظہار اور یزیدیت سے پیار کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے بریلوی جی نے لکھا ہے کہ

تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض و روگردانی کریں (منہ پھیر لیں) اس کی جانب دیکھنا ہی نہ چاہیے (عرفان شریعت اول)

سوال: تعزیہ داری لہو و لعب سمجھ کر جائے تو کیسا ہے۔

جواب: نہیں چاہیے، ناجائز کام میں جس طرح جان و مال و یکم مدد کریگا یونہی سواد بڑھا کر بھی مددگار ہوگا، ناجائز ہات کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

(المسفوظ صفحہ ۸۷)

کتنا بڑا فرق ہے بزرگان دین کی تعلیم میں اور بریلوی جی کی یزیدیت میں۔ بزرگان اہلسنت تو تعزیوں کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔ سیدنا حضور صدر الافاضل امام سید محمد نعیم الدین اشرفی مراد آبادی ہر سال پابندی سے تعزیہ بنانے میں چندہ عطا فرمایا کرتے تھے۔ مراد آباد شریف کا سب سے برا تعزیہ انہیں کے محلے میں انہیں کے مریدین بنایا کرتے تھے اور کبھی آپ نے تعزیہ بنانے کی مخالفت نہ فرمائی اور بریلوی جی نے تعزیہ کو دیکھ کر روگردانی (منہ پھیرنے) کی تعلیم دی ہے کہ تعزیہ کی جانب دیکھنا ہی نہیں چاہیے۔ یہ یزیدیت کی کھلی دلیل ہے اور سنیہ کے خلاف وہابیت کی حمایت میں مار آستیں کا کردار ہے اور دوست نما دشمن کی کھلی مثال ہے۔ مسلمان اپنی پرانی آفاقی عالمی خانقاہی سنیہ پر قائم رہیں اور بریلوی جی کو پہچان لیں کہ یہ دہلوی کے خفیہ حمایتی اور سنیہ کے دشمن ہیں۔ اور اس نے پروپیگنڈے کی بنیاد پر اپنے مصنوعی عاشق رسول ہونے ڈھنڈورہ پٹوایا۔

سنیت

تمام دنیا میں سنی مسلمانوں کا یہ طریقہ ہے کہ وہ بعد نماز مسجدوں میں باواز بلند کلمہ شریف پڑھتے ہیں اور بعد نماز فجر صلوٰۃ و سلام کا اہتمام کرتے ہیں۔ مگر اسماعیل دہلوی کے خفیہ حمایتی کو یہ بھی برداشت نہیں اور اس نے بھی وہی لکھا ہے جو عام طور پر وہابی دیوبندی کہتے اور لکھتے ہیں کہ ہماری نیندوں میں خلل آئیگا، ہماری نمازوں میں خلل آئیگا، بیماروں

کو تکلیف ہوگی۔ مگر سنی مسلمان ان نئے پڑانے وہابیوں کی پرواہ کئے بغیر اپنے کام میں مصروف ہیں اور عشق نبوی سے سرشار ہو کر بعد نماز فجر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور ہر نماز کے بعد باواز بلند کلمہ شریف پڑھتے ہیں۔ پوری دنیا میں مساجد اہلسنت کی یہ پہچان ہے کہ وہاں بعد نماز کلمہ طیبہ باواز بلند پڑھا جاتا ہے اور باواز بلند درود و سلام پڑھا جاتا ہے۔

رضا خانیت

مگر بریلوی جی نے لکھا ہے کہ جہاں کوئی نماز پڑھتا ہو یا سوتا ہو کہ باواز بلند پڑھنے سے اس کی نماز میں یا اسکی نیند میں خلل آئیگا تو وہاں قرآن مجید و وظیفہ ایسی آواز سے پڑھنا منع ہے۔ بریلوی جی کے فتوے کی روشنی میں لکھے جانے والے فتوے جو مفتی جلال الدین اُدھم سنگھ کی اولاد نے لکھے ہیں ان کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیے۔

اہلسنت و جماعت مسلک احمد رضا کے حامیوں میں آج کل عام طور پر جو یہ طریقہ رائج ہو گیا ہے کہ فجر و عصر کی جماعت کے بعد بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں بیشک یہ غلط ہے۔۔۔۔۔۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس طرح صلوٰۃ و سلام ہرگز نہ پڑھیں اور مخصوص لوگوں پر واجب ہے کہ یہ طریقہ بند کرائیں اگر قدرت کے باوجود ایسا نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ لوگ جب کوئی بُرا کام دیکھیں اور اسکو نہ مٹائیں تو عنقریب خدائے تعالیٰ ان سبکو اپنے عذاب میں مبتلا کریگا۔۔۔۔۔۔ لہذا لاؤڈ اسپیکر سے یا اسکے بغیر جہر سے صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے سبب اگر لوگوں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہو تو لوگوں پر واجب ہے کہ امام کو ایسا کرنے سے روکیں۔ اگر قدرت کے باوجود امام کو ایسا

کرنے سے لوگ نہیں منع کریں گے تو وہ گنہگار ہونگے۔

(فتاویٰ برکاتیہ صفحہ ۳۰۹، ۳۱۱)

بعد نماز باواز بلند کلمہ شریف، صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے متعلق بریلوی جی نے لکھا ہے،
ایسا جہر جس سے کسی کی نماز یا تلاوت یا نیند میں خلل آئے یا مریض کو ایذا پہونچے
نا جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ نصف آخر صفحہ ۱۲۶)
ایسی صورت میں اسے جہر سے منع کرنا فقط جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۳ صفحہ ۵۹۶)

فتاویٰ رضویہ جلد سوئم کی فہرست کی عبارت بھی پڑھ لیجئے،
مسجدوں میں درود، وظائف، تلاوت، وغیرہ جہر سے کرنا جس سے نمازیوں یا
سونے والوں کو تکلیف ہونے سے منع ہے۔

یہ اس زمانے کے فتوے ہیں جب مسجدوں میں لاؤڈ اسپیکر بھی نہیں تھے۔ دہلوی کے
حمایتی نے حیلہ تلاش کر کے سنیٹ کی گردن پر چھری چلا دی۔ جب لاؤڈ اسپیکر کے بنا منع
ہے تو اب لاؤڈ اسپیکر کے ساتھ سلام کا کیا ہوگا؟

سنیت

دنیا بھر کا سنی مسلمان حضرات اولیاء کرام کی قبروں کو بوسہ دیتا ہے اور دنیا بھر کا وہابی اس
چومنے کو پوجنا کہتا ہے اور مسلمانوں کو چومنے سے منع کرتا ہے۔ مگر عشق اولیاء سے سرشار
سنی مسلمان ان وہابیوں کی پرواہ کئے بغیر اپنے کام میں مست و مگن ہیں۔

انہیں وہابیوں کی تان میں تان دہلوی کے خفیہ حمایتی نے ملائی ہے اور وہابیت کے ساز پر
وہابیت کا نغمہ گاتے ہوئے سنیت کے خلاف یہ کام دکھایا ہے۔ مگر سنی جیالوں نے اولیاء
کرام کے متوالوں نے ان وہابی بھی خواہوں کی پرواہ نہ کی اور آج بھی قبر بوسی پوری

بریلوی جی نے لکھا ہے ”مزارات شریفہ پر حاضری ہونے میں پابندی کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو۔۔۔۔۔ مزار کو ہاتھ نہ لگائے نہ بوسہ دے“ (فتاویٰ رضویہ جلد ۴)

یاد رکھئے

جہاں تک ولائ کی بات ہے تو شیطان نے بھی حکم خداوندی کا انکار کیا تو دلیل پیش کی۔
دلیل تو سب ہی پیش کرتے ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ کس کی دلیل اہلسنت کی حمایت کرتی
ہے اور کسکی دلیل وہابیت کی حمایت کرتی ہے۔ اقوال مختلفہ کی بھرمار ہے ہر شخص دلیل
پیش کر ہی دیتا ہے مگر ہمیں تو اہلسنت کے موافق اور اہلسنت کی حمایت میں دلیل
مطلوب ہے جس سے تمام اہلسنت کی عظمت محفوظ ہو۔

بریلوی جی نے تمام ہی خانقاہی سنی علماء و اصفیاء و مشائخ و سجادگان کو فاسق و فاجر ٹھہرا کر زبردست پاپ کمایا ہے۔

رضا خانی مولوی ان مسائل کو عام طور پر بیان نہیں کرتے بلکہ کسی رضا خانی کے ہاتھوں پھنسا دینے کے بعد یہ اندروالی تعلیم ہوتی ہے اور عام سنی بزرگوں سے نفرت کا زہر پلایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رضا خانی کسی بزرگ کے تئیں وہ جذبات نہیں رکھتے جو بریلوی جی اور اسکے دُم چھلوں کے لئے رکھتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ وہابی، دیوبندی، مودودی، غیر مقلد سبھی نے بریلوی جی کی فیلڈ بنائی ہے اور اسکی تعریفیں کی ہیں۔ اس سے بھی اس "نور کشتی" کا پتہ چلتا ہے۔

انتباہ: ہر موضوع پر ایک مستقل کتاب بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہے۔ جن سے رضا خانی پوج دلائل کے تار و پود بکھیر کر رکھ دئے جائیں گے۔ ہم نے اس کتاب "سنیت اور رضا خانیت" میں دلائل سے بحث نہیں کی ہے اس کے لئے تو ہم ہر موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھیں گے۔ اس کتاب سے ہمارا مقصد سنی عوام و خواص کو یہ بتانا ہے کہ سنیت اور ہے، رضا خانیت اور ہے۔ اور سنیت حق ہے، رضا خانیت باطل ہے۔

آئندہ پڑھئے کتاب "احمد رضا کون"



جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر ہونی چاہیے

اس مسئلہ پر تحقیقی کتاب

اذان ثانی کا فقہی حکم

کا مطالعہ ہر سنی مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

آج ہی حاصل کیجئے۔

ہدیہ دس روپے